حالات وواقعات

ابو عمار زاہد الراشدی

مسلم خاتون کا آئیڈیل ’’گولڈا میئر‘‘؟

روزنامہ جنگ لندن نے ۱۸ اگست ۹۹ء کی اشاعت میں مسلم لیگ برطانیہ کی شعبہ خواتین کی ایک راہنما بیگم عشرت اشرف کا بیان شائع کیا جس میں انہوں نے اس بات پر شدید رد عمل کا اظہار کیا کہ پاکستان کی وزیر مملکت بیگم تہمینہ دولتانہ نے واشنگٹن میں پاکستان کے یوم آزادی کے موقع پر پاکستانی سفارت خانہ میں ایک تقریب سے خطاب کرتے ہوئے اسرائیل کی سابق خاتون وزیراعظم مسز گولڈا میئر کو اپنا آئیڈیل قرار دیا ہے۔ بیگم عشرت نے اپنے بیان میں بیگم تہمینہ دولتانہ سے کہا ہے کہ اگر ان کا آئیڈیل واقعی مسز گولڈا میئر ہیں تو وہ پاکستان چھوڑ کر اسرائیل چلی جائیں اور وہیں جا کر رہیں۔

ہمارے خیال میں تو بیگم تہمینہ دولتانہ کے اس بیان میں کوئی زیادہ تعجب کی بات نہیں ہے اس لیے کہ ان دنوں ہمارے ہاں اس بات کی دوڑ لگی ہوئی ہے کہ اپنے آپ کو امریکہ کے لیے کس طرح قابل قبول بنایا جائے۔ سیاسی رہنماؤں سمیت مختلف شعبوں کے سرکردہ حضرات اور خاص طور پر این جی اوز اور خواتین کی تنظیموں نے امریکہ کو اپنا قبلہ وکعبہ قرار دے کر اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے دن رات ایک کر رکھے ہیں۔ ظاہر بات ہے کہ امریکہ کی خوشنودی کے لیے یہودیوں کی خوشنودی حاصل کرنا ضروری ہے جو اس وقت امریکہ کے اصل حکمران ہیں اور جن کی طے کردہ پالیسیوں کے آگے کلنٹن جیسے طاقتور حکمران بھی بھیگی بلی بننے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ اس فضا میں گولڈا میئر کو اپنا آئیڈیل قرار دینے کے سوا ایک پاکستانی خاتون سیاستدان اور کر بھی کیا سکتی ہے؟ اس لیے بیگم تہمینہ کے ریمارکس پر سیخ پا ہونے کی بجائے اصل ضرورت اس امر کی ہے کہ امریکہ پرستی کی اس لہر کو روکنے کی کوشش کی جائے جس نے اقتدار کی دوڑ میں شریک ہر شخص، طبقہ اور گروہ کو پاگل بنا رکھا ہے۔

مولانا فضل الرحمن کے بیان پر امریکی رد عمل

جمعیت علماء اسلام پاکستان کے امیر مولانا فضل الرحمن کے اس بیان پر امریکہ نے شدید رد عمل کا اظہار کیا ہے کہ امریکہ نے اسامہ بن لادن یا طالبان کے خلاف کوئی کاروائی کی تو پاکستان میں امریکی باشندے محفوظ نہیں رہیں گے۔ اس پر برطانیہ نے مولانا موصوف کو ویزا دینے سے معذرت کر دی ہے اور امریکی سفارت خانہ کے ذمہ دار حضرات نے خود مولانا فضل الرحمن سے ملاقات کر کے ان سے اس سلسلہ میں وضاحت طلب کی ہے

مگر اخباری اطلاعات کے مطابق مولانا فضل الرحمن نے اپنے موقف کو درست قرار دیتے ہوئے امریکی سفارت کاروں سے کہہ دیا ہے کہ اگر امریکہ افغانستان پر بلا جواز فضائی حملے کر سکتا ہے اور پاکستان کی فضائی حدود کی خلاف ورزی کرتے ہوئے مجاہدین کو نشانہ بنا سکتا ہے تو پاکستان میں امریکی باشندوں کے تحفظ کی ضمانت دینا بھی مشکل ہے۔

امریکہ اس وقت انا ربکم الاعلیٰ کے نعرے کے ساتھ دنیا کے واحد چوہدری کی حیثیت سے اپنا یہ حق سمجھتا ہے کہ وہ جسے چاہے اور جب چاہے اپنی جارحیت کا نشانہ بنائے اور کوئی اسے روکنے والا نہ ہو۔ گزشتہ سال افغانستان اور سوڈان پر امریکی فضائی حملے اسی فرعونیت کا شاہکار تھے اور اب پھر وہ عرب مجاہد اسامہ بن لادن کے خلاف کاروائی کے عنوان سے افغانستان پر نئے حملوں کی دھمکیاں دے رہا ہے اس لیے ہمارے خیال میں مولانا فضل الرحمن نے امریکہ کو یہ انتباہ کر کے اہل حق کی صحیح ترجمانی کی ہے اور اس پر وہ بلاشبہ مبارک باد اور تحسین کے مستحق ہیں۔ اس کے ساتھ ہی ہم ایک اور گزارش کرنا بھی ضروری سمجھتے ہیں کہ جب جمعیت علماء اسلام کے دونوں دھڑوں کے قائدین مولانا فضل الرحمن اور مولانا سمیع الحق مل کر امارت اسلامی افغانستان کی شرعی حکومت کی حمایت وامداد کر رہے ہیں، خلیج عرب سے امریکی فوجوں کی واپسی کا مطالبہ کرنے والے عظیم عرب مجاہد اسامہ بن لادن کا ساتھ دے رہے ہیں اور امریکی عزائم کی مذمت میں پوری جرات کے ساتھ پیش پیش ہیں تو کیا یہ بہتر نہیں ہوگا کہ اس متفقہ پالیسی کو موثر طور پر آگے بڑھانے کے لیے دونوں متحد ہو جائیں؟ ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ جمعیت علماء اسلام کے اتحاد کی طرف وہ جو قدم بھی بڑھائیں گے، ملک بھر کے اہل حق کی انہیں بھرپور تائید حاصل ہوگی اور ایسا ہونے کی صورت میں اہل حق کی طاقت ایک بار پھر مجتمع ہو کر عالمی استعمار کے مکروہ عزائم اور مذموم ارادوں کی راہ میں ناقابل تسخیر دیوار بن جائے گی۔

مولانا محی الدین خان کی فکر انگیز باتیں

۱۷ اگست ۹۹ء کو ایسٹ لندن میں واقع دار الامہ میں ورلڈ اسلامک فورم کی ایک فکری نشست میں ڈھاکہ کے بزرگ عالم دین مولانا محی الدین خان مہمان خصوصی تھے اور نشست کا عنوان تھا ’’مغربی ممالک میں مسلم پرسنل لاء کی اہمیت‘‘ نشست کی صدارت فورم کے چیئرمین مولانا محمد عیسیٰ